Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ — قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۲ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۱۹ نومبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۷۲

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷½ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر میں چکروں اور کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو کچھ دن سے خون کا دورہ زیادہ ہے۔ اور درد بھی ہے۔ خاص طور پر دعا کی جائے — حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو گزشتہ شب بے خوابی کی شکایت رہی اور اب بخار سر درد اور جسم میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

— نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مہاشہ محمد عمر صاحب گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب کو جلسہ میں شمولیت کے لئے زیرہ ضلع فیروزپور اور مولوی احمد علی صاحب۔ گیانی عباداللہ صاحب کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں شمولیت کے لئے صریح نکودر ضلع جالندھر اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیا لگڑھی کو ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

اپنی بیہودگیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے احرار کی کذب بیانیاں

بدبخت احراریوں نے اس سال کئی مقامات پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاک ذکر کو بزور روکنے اور ناواقف لوگوں کے حضور علیہ السلام کے بلند اخلاق اور پاکیزہ سیرت سے واقف ہونے کے زریں موقعہ کو ضائع کرنے کی جو ناپاک کوششیں کیں۔ وہ گویا اس اعلان کی تعمیل تھی۔ جو ان کی شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ صاحب نے لاہور میں کیا تھا۔ کہ "اب ہندوستان کے کسی حصہ میں بھی مرزائیوں کو جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا۔ اب تو ہر مسلمان کو حق ہے کہ وہ مرزائیوں کے جلسہ کو روکے۔" اور ان کی یہ قبیح حرکات اس بات کو پوری طرح واضح کرتی ہیں۔ کہ ان کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات ستودہ صفات سے کس قدر انس اور عقیدت ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے بلند اخلاق سے دوسروں کو آگاہ کرنے میں ان کو کس قدر دلچسپی ہے۔

اس بیہودگی نے جو ان لوگوں نے لاہور امرتسر، جالندھر، گجرات۔ دہلی وغیرہ مقامات پر کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت کے دعوؤں کی قلعی کو پوری طرح کھول دیا ہے۔ کوئی عقلمند یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب کے حسن و احسان کا ذکر کسی مجلس میں نہ ہو۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے یہ انوکھے عاشق پیدا ہوئے ہیں۔ جو آپ کے ذکر خیر کے بیان کو گوارا نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ ان کو خود اس کے بیان کی سعادت نصیب ہو۔ چونکہ ان لوگوں کی یہ بیہودگیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ان کی عقیدت و وابستگی کی حقیقت کو آشکارا کرنے والی ہیں۔ اس لئے انہوں نے کوشش کی۔ کہ احمدیوں پر توہین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا الزام لگا کر اپنے جرائم پر پردہ ڈال سکیں۔ مگر چونکہ اس الزام کے غلط ہونے کے وہ سینکڑوں ہزاروں غیر مسلم اور شریف الطبع غیر احمدی گواہ ہیں۔ جو ان جلسوں میں شریک ہوتے۔ اس لئے اب یہ لوگ ایک نیا پہلو اختیار کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ گویا احمدیوں نے "فتنہ و شرارت کے لئے منظم سازش کر رکھی ہے۔ وہ جگہ جگہ جلسے کر کے مسلمانوں کو مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ اور دنیا کو یہ بتانے کے تمنائی ہیں۔ کہ مسلمان قادیان میں تو جلسہ نہیں کر سکتے۔ لیکن قادیانی اتنے طاقتور ہیں۔ کہ ہر اسلامی شہر میں اپنی منڈلی رچاتے پھرتے ہیں۔ اور یہ حرکت حکومت و شرارت کے مشترکہ بل بوتے پر کی جا رہی ہے چنانچہ جلسے ایک ہی دن میں تمام شہروں میں نہیں کئے گئے۔ بلکہ ہر شہر میں جلسے کے لئے دوسرے شہر سے مختلف دن مقرر کیا جاتا ہے تاکہ مرزائی فوجیں مختلف محاذوں پر نہ بکھریں بلکہ ایک ہی مورچے پر مسلمانوں پر مجموعی حملے کر سکیں۔ چنانچہ لاہور میں یوم مرزائیت ۵ نومبر کو منایا اور امرتسر میں ۱۲ نومبر کو منڈلی رچائی گئی۔ گویا دوسرا حملہ پورے ایک ہفتہ کی تیاری کے بعد کیا گیا۔"

(زمیندار ۱۶ نومبر)

اس تحریر کا ایک ایک لفظ احرار کے لیڈروں اور ان کے حامیوں کی اخلاقی حالت پر ماتم کناں ہے۔ اور ان چند سطور میں اس قدر کذب بیانیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ کہ ایک خوف خدا رکھنے والا انسان اس جرأت سے کانپ جاتا ہے۔ ایک ایسی تقریب جو گزشتہ ۱۸ سال سے مسلسل جاری ہے۔ اور جسے جماعت احمدیہ شریف الطبع غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کے تعاون سے ہر سال منعقد کرتی رہی ہے۔ اسے آج زمیندار کا مسلمانوں کو مرعوب کرنے کے لئے منظم سازش قرار دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ اتنا بڑا ظلم کہ کوئی متدین اور دیانتدار انسان اس کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ ہم بارہا کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر حکام نے احرار کو قادیان میں فتنہ انگیزی کی اجازت نہیں دی۔ تو یہ ان کا اپنا فعل ہے جس میں جماعت احمدیہ کی رائے یا کوشش کا کوئی دخل نہیں۔ اور جب ہم خود اس بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ تو اس بندش کی بناء پر اپنے طاقتور ہونے کی تمنا ہمارے دلوں میں کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔

اس کذب بیانی کی تائید میں زمیندار نے جو دلیل پیش کی ہے۔ اسکی نامعقولیت بھی کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ سیرۃ النبی کے جلسوں کے لئے ایک ہی تاریخ یعنی ۵ نومبر کا دن مقرر تھا۔ اور عام طور پر ہر جگہ اسی تاریخ کو جلسے ہوئے۔ امرتسر میں چونکہ ۵ نومبر کو گول باغ میں اہلحدیث کانفرنس ہو رہی تھی۔ اور اس کے سوا کوئی اور جگہ میسر نہ آ سکتی تھی۔ اس لئے جلسہ مجبوراً ۱۲ نومبر پر ملتوی کر دیا گیا۔ اس التوا کو یہ رنگ دینے پر کہ "ایک ہی مورچہ پر مسلمانوں پر مجموعی حملہ کیا جا سکے۔" ہم سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اگر زمیندار واقعی یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ امرتسر کے جلسہ کو ۱۲ نومبر پر ملتوی کرنے کی وجہ وہی تھی جو اس نے بیان کی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ ... ہی کہے۔ زمیندار نے لکھا ہے۔ کہ "لاہور میں یوم مرزائیت ۵ نومبر کو منایا گیا۔ اور امرتسر میں ۱۲ نومبر کو۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بیان کے جلسوں کا انعقاد اور غیر مسلم شرفاء کو اس کے سننے اور سنانے کے لئے جمع کرنا اگر زمیندار کے نزدیک "یوم مرزائیت" منانا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوئے۔ کہ وہ مانتا ہے۔ کہ احمدیت کا ذکر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حسن و احسان کا بیان دراصل ایک ہی بات ہے۔ کیونکہ ہر شخص جو ان جلسوں میں شریک ہوا۔ یہ جانتا ہے۔ کہ ان میں کسی جگہ بھی احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے کوئی موقعہ نہیں پیدا کیا گیا۔ بلکہ یہ خالصۃً آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذکر خیر کے لئے مخصوص تھے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

جماعت احمدیہ کے ایک اہم ذمہ داری سے تغافل پر حضرت امیر المومنین کا اظہار تعجب

اور اس کے ازالہ کیلئے فوری توجہ کی ضرورت

احباب کو معلوم ہے ۔ کہ جوں جوں سلسلہ عالیہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے ۔ جلسہ سالانہ اجتماع بھی جس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت رکھی ہے ہر سال پہلے سال کی نسبت بہت زیادہ بارونق ہوتا ہے ۔ چنانچہ احباب ہر سال مشاہدہ کرتے رہتے ہیں ۔ کہ جلسہ گاہ کو جس قدر بھی گزشتہ سال کے جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے کشادہ کیا جاتا ہے ۔ عموماً وہ ناکافی ہی ثابت ہوتی ہے ۔ یعنی ہر سال جماعت کی ترقی کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد بھی بفضلہ زیادہ ہی زیادہ ہوتی رہتی ہے ۔ الحمد للہ ۔

یہ بھی ظاہر ہے ۔ کہ جس قدر تعداد جلسہ میں شامل ہونیوالوں کی زیادہ ہوگی ۔ اخراجات بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوتے جائیں گے ۔ چنانچہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر جو کل خرچ ہوا ۔ اس کی میزان مبلغ ۶۷۸... روپیہ تھی ۔ چونکہ گرانی نہ صرف اسی طرح قائم ہے بلکہ کسی قدر بڑھ گئی ہے ۔ اس لئے اس سال کے خرچ کا اندازہ گزشتہ سال کی نسبت زیادہ رکھنا چاہئے ۔ لیکن وصولی چندہ جلسہ سالانہ کی رفتار اور مقدار نہایت ہی مدھم اور قلیل ہے ۔ چنانچہ اب تک کی کل آمد اس مد میں صرف ۱۱۰۲/. ہوئی ہے ۔ چندہ جلسہ سالانہ کی اسقدر قلیل رقم کا وصول ہونا جماعت کی سخت لاپرواہی اور غفلت پر دلالت کرتا ہے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور جب اسقدر کم چندہ کی وصولی کی رپورٹ پیش ہوئی ۔ تو حضور نے اس پر سخت تعجب کا اظہار فرمایا ۔ اور خاکسار کو تاکید فرمائی ۔ کہ احباب جماعت کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی جائے اور آمد کو بڑھانے کے لئے دیگر ذرائع کو بھی استعمال کیا جائے ۔

مجلس مشاورت کے دو تین گزشتہ اجلاسوں میں جب کبھی یہ سوال زیر غور آیا ہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ کس شرح سے وصول کیا جائے ۔ تو بعض احباب اس بات پر زور دیتے رہے ہیں ۔ کہ اگر چندہ [illegible] فیصدی کی بجائے شرح دس فیصدی کر دیا جائے ۔ تو چندہ زیادہ وصول ہوگا ۔ آخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تخفیف شرح کو اس شرط کے ساتھ قبول فرمایا ۔ کہ کل آمد چندہ گزشتہ سال کی آمد سے دس یا پندرہ فیصدی زیادہ ہو ۔

لیکن اسوقت تک جو آمد چندہ ہوئی ہے ۔ وہ بہت ہی غیر تسلی بخش ہے ۔ اور یہ بات بہت افسوس کے قابل ہے ۔ کہ بعض شہری جماعتوں نے بھی اس اہم ذمہ داری کی ادائیگی میں بہت ہی سستی دکھائی ہے ۔ یہاں تک کہ کئی جماعتوں کی طرف سے اس مد میں آخیر اکتوبر تک ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا اور کئی ایک جماعتوں سے ہمارے مطالبہ اور ان کے بجٹ کے مقابلہ میں بہت ہی قلیل رقم وصول ہوئی ہے ۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اظہار افسوس سے آگاہ کر کے متوقع کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دفعہ پھر زور کوشش کر کے گزشتہ غفلت کی تلافی کریں ۔ اور اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ کی تمام رقم بہت جلدی قادیان بھجوا دیں ۔ ورنہ ۱۵ دسمبر تک انتظار کر لینے کے بعد جن جماعتوں کی کوتاہی ثابت ہوگی انکی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جائیگی ۔ نیز اخبار میں شائع کی جائیگی جس میں ہر ایک جماعت کے بجٹ چندہ جلسہ سالانہ کے سامنے وصول شدہ رقم دکھلائی جائیگی ۔ امید ہے کہ احباب اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کے لئے پورے زور سے کوشش فرمائینگے ۔ اور حتی الوسع ۱۵ دسمبر تک اپنے بجٹوں کو سو فیصدی پورا کر کے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہونگے ۔ میں جانتا ہوں کہ جماعت اسوقت بعض اور دیگر طوعی چندوں کی ادائیگی میں بھی مصروف ہے ۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ ۔ چندہ تعلیم الاسلام کالج ۔ چندہ برائے تراجم قرآن کریم وکتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ لیکن یہ سب چندے طوعی ہیں ۔ لازمی نہیں ۔ لازمی چندوں میں کمی یا نقص ڈالکر طوعی چندوں میں حصہ لینا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ہرگز پسند نہیں ۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بارہا جماعت کو توجہ دلا چکے ہیں ۔ طوعی چندوں میں وہی حصہ لے سکتا ہے ۔ جو لازمی چندوں کے متعلق اپنا فرض ادا کر چکا ہو ۔ چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام وحصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے ۔ پس اس چندہ میں کوتاہی کرنیوالے دوست بھی اسی طرح قصوروار متصور ہوتے ہیں ۔ جس طرح چندہ عام یا حصہ آمد کی ادائیگی میں سستی کرنیوالے افراد ۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں ۔ کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔

ناظر بیت المال

ٹبورا میں مسجد احمدیہ کی تکمیل

ٹبورا ۵ نومبر ۱۹۴۴ء مکرم مولوی مبارک احمد صاحب نے حسب ذیل پریس ٹیلیگرام بنام الفضل ارسال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مسجد کی تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے ۔ البتہ بجلی کی فٹنگ ہنوز باقی ہے ۔ تاریخ افتتاح ۱۴ دسمبر مقرر کی گئی ہے ۔ دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں ۔ ہز ہائینس سلطان آف زنجبار سے ملکر خواہش کی گئی تھی ۔ کہ وہ افتتاح کی تقریب سرانجام دیں ۔ ہز ہائینس نے اس تقریب کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا تکمیل کے لئے دعا کی ۔ اور ہماری طرف سے دعوت کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ۔ کہ حالات جنگ نے سفر کی راہ میں جو مشکلات پیدا کر دی ہیں ۔ ان کے نیز شدید مصروفیت کے باعث وہ اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکتے ۔ البتہ آپ اس تقریب پر ایک پیغام ارسال کریں گے ۔

امریکن قونصل مقیم ممباسہ مجھے مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں ۔ مجھے یقین ہے ۔ کہ ٹبورا میں آپ نے جو خوبصورت مسجد تعمیر کرائی ہے ۔ وہ ہمیشہ کے لئے جماعت احمدیہ کی زندگی اور بیداری کا نشان بنی رہیگی ۔ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں بھی درخواست کی ہے ۔ کہ حضور ایدہ اللہ بھی اس تقریب پر پیغام ارسال فرمائیں ۔ اور اس کا نہایت اشتیاق سے انتظار کیا جا رہا ہے ۔ ارادہ ہے کہ اگر وہ پہلے مل جائے ۔ تو اسے شائع کیا جا سکے ۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو کامیاب کرے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا بلند مقام

قرآن کریم کے بلند مقام ۔ اس کے وسیع مطالب اور اس کے علوم کے سامنے دنیا کی سائنس اتنی حقیقت بھی نہیں رکھتی جتنی کہ سورج کے مقابلے میں کرم شب تاب ! قرآن زندہ خدا کا زندہ کلام ہے ۔ اور غیر محدود معارف وحقائق کا حامل ۔ اس کے بیش قدر خزائن کے نمونہ کے لئے کتاب "سیر روحانی" (تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) ملاحظہ فرمائیں جو خدام الاحمدیہ کے مقررکردہ امتحان ۱۰ دسمبر ۱۹۴۴ء (فتح ۱۳۲۳ ہش) کے لئے بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے ۔ آپ اس امتحان میں ضرور شامل ہوں ۔ تا اس کتاب سے بہتر طور پر مستفید ہو سکیں ۔ خلیل احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ

وقف کے فنڈ کو بڑھائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

"اگر ہم دنیا میں وسیع پیمانے پر حملہ کرنا چاہتے ہیں ۔ اور ایسے رنگ میں تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ۔ جو دنیا میں ہیجان پیدا کر دے ۔ تو اس کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز ہو ۔ جس کے ذریعہ ہم فوری ضرورت کو پورا کر سکیں ۔ ممکن ہے ۔ کسی ملک میں ایسا جوش پیدا ہو جائے ۔ کہ وہاں پر بہت سے مبلغین بھیجنے پڑیں اور ہمیں مبلغین کی تعداد اور خرچ کو بڑھانا پڑے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک موقعہ پر اکٹھے چالیس مبلغ ایک قبیلہ کے لئے بھیجنے پڑے ۔ حالانکہ اس وقت صرف ہزاروں کی جماعت تھی اور محدود سلسلہ تھا ۔ مگر ایک قبیلہ کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس مبلغ بھیجے ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے ایک ایک جگہ ستر مبلغ بھیجے اس طرح ممکن ہے ۔ ہمیں بھی زیادہ مبلغین بھیجنے کی ضرورت پڑے ۔ ممکن ہے روس میں ہماری تبلیغ سننے کا جوش پیدا ہو جائے ۔ یا امریکہ میں جوش پیدا ہو جائے ۔ یا جرمنی میں جوش پیدا ہو جائے اگر ہم وقت پر ان کے جوشوں کو نہیں سنبھالیں گے تو وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے اور اگر سنبھالیں گے تو کیسے معلوم ہے ۔ کہ دو ہزار مبلغوں تک کی ضرورت یکدم پیش نہ آ جائے ۔ اگر ایسا ہوا ۔ تو ہمیں ان کے اخراجات کے لئے بہت سے روپیہ کی ضرورت پڑے گی ۔ اگر ہم لٹریچر وغیرہ ملا کر ایک مبلغ کا خرچ تین ہزار روپیہ اوسطاً لگا لیں تو ہمیں دو ہزار مبلغین کے لئے ساٹھ لاکھ روپیہ کی ضرورت پڑیگی ۔ پس جماعت کو اپنے اندر بیداری پیدا کرنا چاہیئے اور آئندہ کی ضرورت کو آج ہی محسوس کر کے اسکے سامان مہیا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے ۔"

اس بات کی ضرورت ہے ۔ کہ وقف جائداد کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ آدمی حصہ لیں ۔ اور وقف جائداد کے فنڈ کو بڑھائیں ۔"

انچارج تحریک جدید

احباب صوبہ سرحد کو ضروری اطلاع

کیا آپ نے اشاعت ترجمۃ القرآن کے بارہ میں اپنا وعدہ اپنی جماعت میں درج کرا دیا ہے ۔ اگر نہیں تو آج ہی اس کی فکر کریں ۔ اس نعمت کو ہاتھ سے جانے نہ دیں ۔ اگر کوئی انجمن نزدیک نہ ہو ۔ تو براہ راست مجھے اطلاع دیں ۔

مرزا غلام حیدر ایڈووکیٹ
امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ

میرا بندہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

("الفضل" مورخہ ۶ جنوری ۱۹۴۳ء میں خاکسار نے ایک مضمون بعنوان "میرا خدا" لکھا تھا۔ جس میں بتایا تھا کہ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے وہ کیسا ہے۔ موجودہ مضمون گویا پہلے مضمون کا جواب ہے۔ یعنی اسلام نے اس خدا کے مقابل پر جو بندہ پیش کیا ہے۔ وہ کیسا ہونا چاہیئے)

میرا بندہ تو وہی کہلا سکتا ہے۔ جو میرا پسندیدہ ہو۔ وہ مجھے چاہے۔ اور میں اسے چاہوں۔ مجھے تو وہی بندہ پسند ہے۔ جو صاحب قلب سلیم ہو۔ میرا مومن ہو میرا فرمانبردار ہو۔ میرا تقوےٰ، خشیت اور عشق اپنے دل میں رکھتا ہو۔ آخرت پر اور سب رسولوں پر یقین رکھنے والا ہو۔ مخلص۔ نڈر۔ عقلمند۔ صاحب علم۔ نیک کردار۔ انصاف پسند۔ راستباز۔ دور اندیش۔ صابر۔ شاکر فرمانبردار۔ متواضع۔ دنیا سے بے رغبت متوکل۔ موحّد۔ وسیع الظرف۔ صادق الوعد۔ میری رضا کا طالب۔ میرے دین کا خدمتگزار۔ پاک ظاہر۔ صاف باطن۔ امن پسند۔ ہمدرد خلائق۔ رحیم کریم۔ میرے محبوبوں پر درود بھیجنے والا۔ نمازوں کا محافظ۔ لغو سے اعراض کرنے والا اپنے فروج کی حفاظت کرنے والا۔ میرے ذکر میں شاغل۔ توّاب۔ مستغفر جہنم سے خائف۔ جنت کا شائق۔ چھوٹوں پر شفقت کرنے والا۔ بڑوں کا ادب کرنے والا۔ صاحب تمیز و تہذیب۔ سخی۔ معمور الاوقات مجاہد۔ راستباز۔ سادہ مزاج۔ عابد۔ حامد۔ امین۔ اٹھتے بیٹھتے میرا دھیان رکھنے والا عالم باعمل۔ حسن معاشرت پر عامل۔ خداداد رزق میں سے مخلوق پر خرچ کرنے والا۔ میانہ رَو۔ پچھلی رات کو عبادت کرنے والا بہت دعا مانگنے والا۔ مجاہد۔ روزے رکھنے والا۔ میری رخصتوں اور سہولتوں پر دل کی خوشی سے عمل کرنے والا خوف و غم سے آزاد۔ بداخلاقیوں سے مبرا۔ بے تکلف۔ ہنسمکھ۔ خوش مزاج۔ حلال روزی کمانے والا میرے احسانات کو یاد رکھنے والا اور ان کو بار بار گننے والا۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا۔ درگزر اور چشم پوشی کرنے والا۔ نفاق سے دور بھاگنے والا۔ متبع آنحضرت۔ اولوالامر کا مطیع۔ راضی بقضا۔ صاحب وقار۔ حلیم مستقل مزاج۔ دل کا غنی۔ ہمیشہ ترقی کا خواہشمند۔ روشنی بخش۔ اور مخلوق کی ہدایت میں کوشاں۔ رقیق القلب۔ ظاہری شکل و صورت شرع کے مطابق رکھنے والا۔ قرآن مجید بہت پڑھنے والا۔ اسلامی شریعت کا عامل اور مبلّغ۔ اور میرے نیک بندوں سے انس رکھنے والا ہو۔

میرا پیارا بندہ ظالم نہیں ہوتا۔ مشرک نہیں ہوتا۔ کافر نہیں ہوتا۔ چور، چغلخور، مفسد خائن نہیں ہوتا۔ بخیل۔ بدمزاج۔ متکبر۔ حیلہ باز بدزبان۔ بدکار۔ سست الوجود۔ لاچار۔ خسیس اور بد اخلاق نہیں ہوتا۔ وہ گناہوں سے نفرت رکھتا ہے۔ اور شیطان سے عداوت۔ میرا بندہ کہلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان مجھے اور صرف مجھے اپنا خالق اپنا مالک اور اپنا رب اور اپنا محسن سمجھے۔ کسی کو میرا شریک نہ بنائے۔ صرف میری ہی عبادت کرے۔ صرف مجھ سے ہی دعا مانگے۔ اور صرف مجھ ہی کو اپنا محبوب سمجھے۔

میرا بندہ میری تمام مخلوقات کا سرتاج اور میری تمام صفات کا مظہر اور میری تمام قدرتوں کا خاص الخاص نمونہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ میں نے اسے احسن تقویم میں پیدا کیا۔ خلق اور خُلق میں جملہ مخلوقات میں اسے برگزیدہ بنایا۔ اور تمام اہل جہاں پر اسے فضیلت اور عزت بخشی۔ اس لئے میں بھی توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے پہچانے۔ میرے صفات اور اخلاق کو اختیار کرے۔ میرے احکام پر عمل کرے۔ اور میری محبت میں سرشار رہے اور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ میرا مطیع ہو جائے پھر جب میرا بندہ ایسا ہو جاتا ہے۔ تو میں بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اس سے کلام کرتا ہوں۔ اس کا خاص خیال رکھتا ہوں۔ اس کی مدد کرتا ہوں۔ اس کے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہوں۔ اس کی تعریف اپنے فرشتوں کے سامنے کرتا ہوں۔ اس کو علم و معرفت بخشتا ہوں اسکو بشارتیں دیتا ہوں۔ اس کی خواہشیں

اور ضرورتیں پوری کرتا ہوں۔ اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ اس کا دوست بن جاتا ہوں۔ اسے ہر قسم کے خوف و حزن سے آزاد کر دیتا ہوں۔ اسے اطمینان قلب بخشتا ہوں۔ اس کی تائید و نصرت فرماتا ہوں۔ اور مرنے کے بعد اُسے اپنی جنت میں داخل کر کے ابدی خوشحالی اور دائمی نعمتوں سے مالامال کر دیتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی سادات نوازی

اخبار الفضل مورخہ ۵/۹/۴۴ میں ایک اصلاحی مضمون عمل صالح کے موضوع پر شائع ہوا تھا۔ اس میں ذکر تھا کہ مشاغل کے لحاظ سے دنیا میں تین قسم کے گروہ کام کر رہے ہیں دو تو ایسے ہیں۔ کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم سے بالواسطہ اور بلاواسطہ مستفید ہو کر کامیابی کا مونہہ دیکھ رہے ہیں۔ مگر تیسرا گروہ ایسا ہے۔ کہ نہ تو کامیاب ہے نہ اپنی من گھڑت راہوں کو چھوڑتا ہے۔ بلکہ سوسائٹی پر ایک گونہ بوجھ بنا ہوا ہے

اس تیسرے گروہ میں "ردلوں" کا بھی نام تھا مگر وہ کتابت کی غلطی سے "راولوں" چھپ گیا۔ بنگال کے ایک دوست نے اس کی تصحیح چاہی ہے۔ کہ "راول" ایک راجپوتوں کی شاخ ہے۔ اور "ردل" جن کا مضمون مذکور میں ذکر کرنا مقصود تھا۔ ایک الگ فرقہ ہے۔ جو بلحاظ پیشہ عرف عام میں اسی نام سے مشہور ہے۔ چونکہ مضمون اصلاحی تھا۔ دوست موصوف نے ضمناً اس طرف بھی اشارہ کر دیا۔ کہ سادات کے انحطاط کا بھی اس مضمون میں ذکر آنا چاہیئے تھا۔ جو نہیں آیا۔

اس میں شک نہیں کہ یہ معزز اور موقر قوم حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسمانی نام لیوا ہونے کی وجہ سے ہر طرح واجب الاحترام تھی اور ہے۔ مگر لوگوں کی بے جا خوشامد نے انہیں علم و ہنر سے ایسا بے پروا کر دیا ہے۔ کہ اس کا حاصل کرنا ان کے لئے باعث ننگ و عار ہو گیا ہے خواہ بے کاری اور بے روزگاری میں وہ طرح طرح کے اختراعات ہی کیوں نہ کرتے رہیں۔ مشتے نمونہ خروارے۔ میں نے ایک دفعہ دریائے سندھ کے کنارے ایک

تعزیے کا پنجر پڑا پایا۔ عند الدریافت لوگ اس کے نام سے بھی بے خبر پائے گئے۔ اتنا بتایا کہ شیطان پورہ سے ایک سید نے آکر اسے بنایا تھا (شیطان پورہ ریاست دوجہان کے ایک گاؤں کا نام ہے) پھر اس پر ڈھول بجایا چھاتی پیٹی چڑھاوے مانگے جو ہم سب نے دیئے۔ نیز کہا کہ روزی کا بہانہ تھا۔ جو اس کی قسمت تھی لے گیا۔ چھاتی پیٹنے کی وجہ یہ بتائی کہ اس سید کے کئی "وڈکے" (یعنی نسبی بزرگ) مرے ہوئے تھے۔ انہی کا غم کرتا تھا۔ ورنہ انہوں نے کہا کہ ہمارا تو ان "وڈکوں" سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس وقت نواب صاحب دوجہان د سر بہرام خان کے سی۔ ایس۔ آئی سی آئی۔ ای) کے خاندانی استاد مولوی غلام نبی صاحب بنگالی میرے ساتھ تھے۔ میں نے ان کی خاص توجہ اس طرف مبذول کی۔ اور خود تحقیق کر کے سادات کے لئے تعلیمی سہولتیں مہیا کیں۔ اور جہاں تک ہو سکا انہیں باعزت کاروبار کرایا۔ چنانچہ اس علاقہ کے کیچ سید اکثر پیر سے مربوط تھے۔ انہی میں سے ایک صاحب تھے جنہوں نے تحت نسب تبلیغی بنا کر اپنے مریدوں سے اس کی تعظیم کرائی تھی۔ اور جو تمام کا کھانا ان کے لئے مخصوص نشان ٹھہرا دیا تھا۔ ایک اور صاحب کا ذکر ہے۔ کہ وہ دیہات میں جا کر لوگوں سے کلمہ پڑھواتے۔ اور پھر کہتے یہ تو میرے نانے کا کلمہ ہے۔ یا تو اس کی مزدوری مجھے دیدو۔ یا کلمہ چھوڑ دو۔ الغرض بے شمار ایسی باتیں ہیں جو سادات کی بے کاری کے نتیجہ میں ان سے ظہور میں آئی ہیں۔ پر افسوس ان کی اصلاح کیطرف کسی نے توجہ نہ کی۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کی عمر دراز ہو اور خدا کی رحمت کا سایہ ان پر ہو۔ انہوں نے فرما رکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو سادات پر صدقہ حرام کر کے نقرا سے امت کے لئے راہ کھولدی۔ یہ ایک طرح کی قربانی ہے۔ بس چاہیئے کہ سادات کی کمی کو تحریک جدید کے ذریعہ پورا کیا جائے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اس پر عمل پیرا ہے۔ اور اس جماعت میں کوئی ایسا سید نہیں ہے۔ جو تعلیم، اکمال، ہواداری و ترقی سے محروم ہو۔ اور دوسرے لوگ بھی اس مثال پر اگر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ساڑھے کروڑ مسلمانوں کے متعلق امیر منکرین خلافت کا فتویٰ

متواتر تیس سال سے مولوی محمد علی صاحب امیر منکرین خلافت کو یہ غم کھائے جا رہا ہے کہ جماعت احمدیہ نے "ایک جنبش قلم سے ساڑھے کروڑ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیکر ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھ دی" اور تکفیر اہل قبلہ (مسلمانوں کی تکفیر) جناب مولوی صاحب کے نزدیک اتنا خطرناک جرم ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) "اہل قبلہ کی تکفیر کوئی چھوٹا جرم نہیں۔ یہ اتحاد اسلامی کو پاش پاش کرنا ہے۔ یہ تفریق بین المسلمین ہے۔ یہ اعدائے اسلام کی اعانت ہے"۔ (۱)

(۲) "جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اور اسے کافر کہنے والا دشمن اسلام ہے ... اسے کافر کہنے والا رسول خدا کا نافرمان ہے ..... اسے کافر کہنے والا خدا اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتا اور اپنی ہوا و ہوس کی اتباع کرتا ہے"۔ (۱)

مندرجہ بالا سطور سے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب "ساڑھے کروڑ مسلمانوں" کے لئے اپنے دل میں اتنی محبت و عقیدت رکھتے ہیں کہ ان کی اسلامیت کے خلاف ایک لفظ تک سننا گوارا نہیں فرما سکتے۔

لیکن آنے والا مؤرخ حیران رہ جائیگا۔ جب وہ دیکھیگا کہ مولوی صاحب خود اپنے انہی "ساڑھے کروڑ مسلمان بھائیوں" کے متعلق یہ خیال ظاہر فرما چکے ہیں:۔

(۱) "تعجب ہے کہ مکہ کے بت پرستوں نے تو اس بات کو سمجھ لیا۔ جب انہوں نے فتح مکہ کے بعد کہا کہ آج ہم آنحضرت کی صداقت پر ایمان لاتے ہیں۔ کیونکہ وہ نصرت اور تائید کے تمام وعدے پورے ہوئے جو آپ کے ساتھ کئے گئے تھے اور اس وقت یہ سوال نہ کیا کہ فلاں فلاں اعتراض ابھی آپ کو دور کرنے چاہئے اور آج کل کے نام کے مسلمان اس بات کو نہیں سمجھ سکتے"۔ (ریویو جلد ۴ نمبر ۱۰)

(۲) "ہمارا آخری جواب اس سوال کا کہ آیا ہم ایمان رکھتے ہیں یہ ہے کہ ہم اس وقت ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ان آسمانی نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ناقل) کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے ہوں۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا ایمان ہمارے منہ کی ایک بات ہے۔ جو محض لاف ہی لاف ہے۔ اور جس کی اصلیت کچھ نہیں"۔ (ریویو جلد ۳ نمبر ۱۱)

۳۔ "جس طرح ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں یہود اور عیسائیوں نے اپنی کتب کو چھوڑ کر مشرکین عرب کی طرح اعتراض کئے بعینہ اسیطرح آج مسلمان قرآن کریم کی کھلی اور سیدھی راہ کو چھوڑ کر یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح اعتراض کر رہے ہیں اور اس تشابہ قلوب کا ثبوت دے رہے ہیں جس کا ذکر قرآن شریف نے سورہ بقر میں کیا ہے"۔ (ریویو جلد ۴ نمبر ۱)

مندرجہ بالا تینوں حوالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک آجکل کے "ساڑھے کروڑ مسلمان"

(۱) "محض نام کے مسلمان" ہیں جو "مکہ کے بت پرستوں" جتنی بھی سمجھ نہیں رکھتے؛ (۲) ان کا ایمان کا دعویٰ صرف "منہ کی ایک بات ہے جو محض لاف ہی لاف ہے اور جس کی اصلیت کچھ نہیں" گویا بالفاظ دیگر وہ ایمان سے بالکل تہیدست یعنی بے ایمان ہیں؛ (۳) وہ یہود اور نصاریٰ کے قدم بہ قدم چل رہے ہیں۔

اب ہر انصاف پسند اور خدا ترس انسان خود فیصلہ کرے کہ مسلمانوں کو "نام کے مسلمان"۔ "بے ایمان" "مشرکین مکہ سے بدتر اور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرنیوالے اور ان کے مشابہ" قرار دیکر پھر انہی کے مسلمان ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنے کے کیا معنے ہیں؟ یہ کھلی کھلی منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا انصاف اسی کا نام ہے کہ خود تو "ساڑھے کروڑ کلمہ گو مسلمانوں" کو محض نام کے مسلمان۔ بے ایمان اور مشرکین مکہ سے بھی گئے گذرے قرار دیں۔ اور جماعت احمدیہ پر اعتراض کریں۔

امیر غیر مبایعین متواتر تیس سال سے یہ اعلان کر رہے ہیں "جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ ... کوئی کلمہ گو بانی سلسلہ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا" (ہر ایک مسلمان کو [illegible]) لیکن جیسا کہ ریویو کے بر سہ حوالوں سے ظاہر ہے

والد ماجد مرحوم کی بیعت کا سال

کچھ عرصہ ہوا الفضل میں والد ماجد طاب اللہ ثراہ کی بیعت کا سال ۱۸۹۹ء ظاہر کیا گیا تھا حالانکہ میرے علم میں آپ نے دستی بیعت جنوری ۱۸۹۷ء سے پہلے کی تھی اور اسی سال ہم سب نے بھی۔ اس کے ثبوت تو کئی ایک ہیں اور حال ہی میں عند الملاقات مولانا موصوف کے شاگرد رشید مولوی غلام رسول صاحب تنگہ والے نے بھی نہایت تفصیل سے اس کی تصدیق فرمائی۔ مولوی صاحب کو تمام چشمدید واقعات ازبر یاد ہیں۔ بلکہ ان کے پاس کئی اشتہار اور کاغذات بھی محفوظ ہیں۔ اور خود والد مرحوم نے بھی اپنی خود نوشت سوانح میں بھی لکھا ہے کہ میری بیعت ۱۸۹۷ء سے پہلے کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ مجھے حافظ محمد حسین صاحب مرحوم ڈنگوی کے ذریعہ علم ہوا اور ان سے بعد میں ازالہ اوہام فتح اسلام کتابیں بھی ہیں (یہ چھوٹی تقطیع کی کتابیں میں نے بھی ورنیکولر مڈل ۱۸۹۵ء میں پاس کرکے اس وقت دیکھی اور پڑھی تھیں جبکہ میں ہائی سکول گجرات میں ۱۸۹۶ء جونیئر سپیشل میں پڑھتا تھا۔ حافظ صاحب مجھے بھی بورڈنگ میں ملنے آتے تھے) ایک اردلی کے ذریعے آئینہ کمالات اسلام بھی مطالعہ میں آئی تھی۔ والد ماجد نے لکھا ہے کہ میں جب ازحویلی میاں صاحب میں آیا تو وہاں سے قادیان بھی آیا۔ اور حضور سے امتحان حق کا طریق پوچھا۔ حضور نے استخارہ اور دعا کے لئے ارشاد کیا۔ واپس آکر چار ماہ استخارہ کیا۔ خواب دیکھا کہ مسجد مبارک میں گیا ہوں۔ حضور نماز صبح پڑھ کر بیٹھ گئے نہایت نورانی چہرہ۔ سہری رنگ کے بال۔ روبہ مشرق۔ میں نے عرض کی۔ میرے سوال کا جواب؟ فرمایا جو آنا تھا وہ آگیا۔ آواز بڑی بلند اور مؤثر تھی۔ میرے دل کے اندر دھنس گئی اور میں پھر حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہوا۔ میرے ساتھ بیعت کرنے والے بعض اور بھی تھے۔

اب اس کے لئے ایک مزید تائیدی ثبوت ملا جس کے لئے یہ نوٹ میں نے لکھا۔ اخی مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی نے مجھے ایک کارڈ عطا فرمایا ہے۔ جو ان کے والد مکرم قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم کے بستے سے اتفاقاً ان کی نظر پڑ گیا قاضی صاحب مرحوم حضور کے خطوط کا جواب ان دنوں لکھا کرتے تھے۔ اس خط پر ۱۱۔ جنوری ۱۸۹۷ء کی مہر ڈاکخانہ کی لگی ہوئی ہے۔ قادیان کی مہر ۱۳۔ جنوری ہے۔ یہ خط عربی زبان میں ہے اس کا ایک فقرہ یہ ہے۔ وادع لی فی حضرۃ اللہ الرحیم ان یھبنی العشق والعرفان والعلم باسرار القرآن والعمل بالاحسان۔

اس خط میں عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا ذکر بھی ہے اور منن الرحمٰن طلب کی ہے۔ اور جلسہ اعظم مذاہب لاہور کی تقریر ۱۸۹۶ء (اسلام کی فلاسفی) بھی قیمتاً بھجوانے کے لئے ارشاد فرمانے کی درخواست ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حکیم الامۃ مولانا نور الدین کو سلام سنت الاسلام۔ جس سے ظاہر ہے کہ آپ سب حالات سے واقف اور سلسلہ میں داخل تھے۔ اور ایک صاحب نے جو یہ لکھا تھا میرے ہمراہ ۱۸۹۹ء میں بیعت کی۔ یہ غلط فہمی اس امر پر مبنی ہے۔ کہ ان دنوں میں اور میں نے ۱۹۰۸ء تک ایسا ہی دیکھا کہ حاضرین میں سے اکثر کسی نئے بیعت کرنے والے کے ساتھ حصول برکت کے لئے پھر بیعت کر لیتے اور الفاظ دہرائے جاتے تھے۔ والد ماجد کا تبلیغ کے لئے یہ دستور عام تھا کہ وہ جن کو علم ظاہری کا دعویٰ ہوتا ان سے کوئی عربی کتاب پڑھنے کے لئے کہتے بعض اوقات یہ بھی کہ اس کے معنے کرتے جائیے اور جو تصوف کی طرف مائل ہوتے اور علم باطنی کے شائق ان سے کہتے کہ آپ حضرت مرزا صاحب کے باطنی حال کے لئے توجہ و دعا کرکے مجھے بتائیں غالباً اس طرح بھی کسی صاحب کو یہ غلطی لگی ہو کہ ابھی خود بھی متردد ہیں۔ مزاج میں انکسار از حد تھا۔ چنانچہ یہاں کی پندرہ سالہ رہائش میں اکثر احباب یہ بھی معلوم نہ کر سکے کہ وہ کتنے بڑے فاضل ہیں۔ مگر اسی قادیان میں وہ لوگ موجود ہیں۔ جنہوں نے ان سے براہ راست پڑھ کر مولوی فاضل یا منشی فاضل پاس کیا۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ مولوی ناصر الدین محمد عبد اللہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔ مختصرۃً یہ حالات عرض کئے گئے ہیں۔

نیاز مند:۔ اکمل عفا اللہ عنہ

[illegible] ہے۔ اور ہرگز ان کے حقیقی خیالات کا آئینہ دار نہیں ہے۔ خاکسار:۔ خورشید احمد لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب سے چند مطالبات اور انکا جواب

مسیح محمدی کے منکر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حسب فرمان نبوی (لتتبعن سنن من قبلکم الخ) مسیح ناصری کے منکروں کے نقش قدم پر چل کر اخبار "اہل حدیث" ۲۰ اکتوبر میں بعض غلط باتیں لکھی تھیں۔ میں نے بذریعہ "الفضل" ۲۶ اکتوبر ان میں سے دو کا ان سے ثبوت طلب کیا۔ اور پانچ پانچ روپے کے دو انعام رکھے۔ اسکے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۰ نومبر کے "اہل حدیث" میں شکوہ کیا ہے کہ "ہمارے لئے دو انعام تجویز ہوئے ہیں۔ رقم قلیل ہے۔ مگر خیر! انعام دینے والے کی حیثیت اتنی ہی ہوگی۔ پانچ پانچ روپے کے دو انعام رکھے ہیں"۔

مگر گزارش یہ ہے کہ میں نے یہ دونوں انعام ثنائی اصول کے پیش نظر رکھے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب خود لکھ چکے ہیں کہ "ہم تو غریب آدمی ہیں۔ ہم تو اتنا انعام تجویز کرتے ہیں جتنا ہم دے سکیں" (اہل حدیث ۳ نومبر ۱۹۴۴ء)

مولوی صاحب کتنا انعام دینے کی "حیثیت" رکھتے ہیں؟ سنیئے! فرماتے ہیں:-

"ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو تین بیٹوں کے بعد چوتھا بیٹا مصلح موعود بتایا تھا وہ کون ہے اور کہاں ہے؟ اب ہم حوصلہ کر کے (؟) بتانے والے کے لئے بہت بڑا انعام مقرر کرتے ہیں۔ یعنی ایک روپیہ" (اہل حدیث ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

اس "ایک روپیہ" کے انعام اور اس کا بھی کچھ بتقریب کہ "حوصلہ کر کے" اور "بہت بڑا انعام" سمجھ کر مقرر کرنے پر کیا ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ "انعام دینے والے (مدیر اہل حدیث) کی حیثیت اتنی ہی ہوگی" حقیقت یہ ہے کہ میں نے پانچ پانچ روپے کے انعام اس وجہ سے رکھے تھے کہ مولوی صاحب بھی حوالہ یا تحریر کے ثبوت پر پانچ ہی روپیہ کا انعام رکھا کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے لکھا:-

(۱) کوئی مرزائی میری یہ تحریر مجھے دکھادے تو پانچ روپے مجھ سے انعام پائے" (اہل حدیث ۲۳ جنوری ۱۹۴۴ء)

(۲) "مولوی شیر علی صاحب یا ان کے دوست احباب اس فقرہ کا حوالہ بتائیں تو مبلغ پانچ روپے ہم سے انعام پائیں" (اہل حدیث ۱۹ فروری ۱۹۴۳ء)

چونکہ میں نے بھی مولوی صاحب کی پیش کردہ دو عبارتوں کے حوالے ہی ان سے طلب کئے تھے اس لئے میں نے بھی مولوی صاحب کی "حیثیت" کے پیش نظر ان کے لئے اتنا ہی انعام رکھا جتنا وہ خود رکھتے رہے ہیں

آمدم برسر مطلب! "الفضل ۲۶ اکتوبر" نہ کہ ۲۲ اکتوبر میں جیسا کہ مولوی صاحب نے لکھا ہے میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے دروغ بافتہ الفاظ من وعن پیش کئے تھے اور لکھا تھا کہ:-

اوّل:- مولوی ثناء اللہ صاحب نے "اہلحدیث" ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے "دعویٰ کیا جاتا تھا کہ طاعون کے مریض بھی قادیان میں آجائیں تو اچھے ہو جاتے ہیں (دافع البلاء مصنفہ مرزا صاحب)" مولوی صاحب سے گزارش ہے کہ دافع البلاء کتاب سے مندرجہ بالا الفاظ کا ثبوت دیں اور پانچ روپیہ انعام حاصل کریں۔ ورنہ مغالطہ دینے سے توبہ کریں۔

دوم:- مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ "تقسیم بنگالہ کے متعلق مرزا صاحب نے الہام شائع کیا کہ یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی۔ البتہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائے گی"۔ میں مولوی صاحب سے اس کے متعلق بھی گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تقسیم بنگالہ کے متعلق اس الہام کا جو انہوں نے ان الفاظ میں پیش کیا ہے کہ "یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی" ثبوت دیں اور مزید پانچ روپے انعام حاصل کریں۔ (الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

ناظرین غور کیجئے میرے دونوں مطالبات کتنے صاف اور سیدھے ہیں۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے اصل الفاظ نقل کر کے کئے گئے ہیں۔ لیکن اس کا جواب تازہ پرچہ "اہل حدیث" میں کیا دیا گیا۔ سنیئے مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"سردست (غالباً ابھی تلاش ہو رہی ہوگی۔ ناقل) ہم ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۲۹۶ پر تقسیم بنگالہ کی بحالی کو الہامی بتایا ہے۔ پس اس حوالہ کو دیکھ کر پانچ روپے کا منی آرڈر پہنچنے پر ہم دوسرا حوالہ پیش کر کے دوسرا انعام حاصل کریں گے۔ انشاء اللہ"

(اہل حدیث ۱۰ نومبر ۱۹۴۴ء صفحہ ۶)

عبارت مندرجہ بالا میں میرے پہلے مطالبہ کا تو کوئی جواب ہی نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ اصل سے جو ان کے دفتر نے مجھے لکھ کر دے دیا ہوا ہے کہ اخبار اہل حدیث کے "دفتر کا خاموش ہو جانا اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا ہے" (دیکھئے آمدہ از دفتر اہل حدیث مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

دوسرے امر یعنی "تقسیم بنگالہ کے متعلق مرزا صاحب نے الہام شائع کیا کہ یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی" (اہلحدیث ۲۰ اکتوبر) کے ثبوت میں مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ "مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۲۹۶ پر تقسیم بنگالہ کی بحالی کو الہامی بتایا ہے"۔

سو اس جواب کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے پہلے پیش کردہ ادعا اور اس کی بنا پر میرے مطالبہ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ "یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی" کا "الہام" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ اور کس تاریخ کو شائع کیا؟ اس کا ثبوت دیں۔

ان کے اس تازہ جواب کی بنا پر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے اب ایک تیسرا مطالبہ کرتا ہوں اور وہ یہ کہ مولوی صاحب مہربانی کر کے "حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۲۹۶ پر تقسیم بنگالہ کی بحالی کو الہامی" بتانے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ بلاکم وکاست نقل کر کے اپنے اس نئے دعوے کا ثبوت پیش کریں تو میں اس پر بھی پانچ روپے بطور انعام ان کی خدمت میں پیش کروں گا

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو زیادہ انعام کی ہی خواہش ہے۔ تو کیوں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلان (۱) دربارہ عربی کتاب "نور حق" کی تمیل کر کے پانچ ہزار روپیہ انعام حاصل نہ کیا؟ (۲) اور اگر یہ بھی کم تھا۔ تو "اعجاز احمدی" کی مثل کتاب تیار کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مبلغ دس ہزار روپیہ کا انعام حاصل کرنے کی کیوں کوشش نہ کی؟ (۳) اب مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے اعلان کے بموجب حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر کیوں بائیس ہزار روپیہ انعام حاصل نہیں کرتے؟

کیا عجیب بات ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب سے ان کے اپنے ہی پیش کردہ کسی دعوے کا ثبوت طلب کیا جاتا اور اس پر انعام بھی مقرر کیا جاتا ہے۔ تو انعام کی کمی کا بہانہ کر کے جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب زیادہ انعام پیش کیا جاتا ہے تو بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

خاکسار: سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان

۱۰ نومبر کا خطبہ بھیجا جا رہا ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پر معارف اور بہت ہی زندگی بخشنے والا خطبہ جو تراجم قرآن کے بارے میں ہے۔ تحریک جدید کی طرف سے علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے تا اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے۔

(۱) یہ خطبہ ان تمام جماعتوں کو بھیجا گیا ہے جن کے کھاتے مرکز میں کھلے ہوئے ہیں

(۲) ان احباب کو یہ خطبہ پیش کیا جا رہا ہے جن کے چندے براہ راست مرکز میں آتے ہیں۔

(۳) حلقہ ہائے قادیان دارالامان۔ لجنہ اماء اللہ لاہور۔ صوبہ سرحد و سندھ۔ کلکتہ۔ دہلی اور حیدر آباد دکن کے مقامی امراء کی خدمت میں خطبہ کی چند کاپیاں اور اس کے ساتھ ایک چٹھی ارسال کی جا رہی ہے کہ مرکز کے ذمہ دار احباب اپنے اپنے حلقہ کے دعدے مرکز میں جلد سے جلد تر بھجوانے کی جدوجہد کریں۔

(۴) فوجی خدمات پر مامور اور بیرون ہند کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں خطبہ کی ایک ایک کاپی ارسال کی جا رہی ہے

(۵) ہندوستان کی جماعتوں کے وہ تمام کارکن جو عہدہ دار ہیں۔ ۳۰ نومبر تک اپنے اپنے وعدے مرکز میں پہنچانے کی پوری کوشش کریں یا اگر وہ سستی سے کام لیں تو ان کی جگہ دوسرے متعلقہ احباب اس نیک کام کو سرانجام دیں۔ مگر سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہر وعدہ کرنے والے کو حضور کا یہ خطبہ پڑھوا یا سنا دیا جائے تا وہ اپنی توفیق کے مطابق نمایاں حصہ لے سکے۔

(۶) ایک احمدی بھی خواہ مرد ہو یا عورت یا بچہ ایسا نہ رہے جو قرآن پاک کے تراجم کی اشاعت میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہا ہو۔ ہر ایک جماعت وعدوں کی دو کاپیاں تیار کرے۔ ایک میں مردوں اور لڑکوں کے وعدے۔ دوسری میں عورتوں اور لڑکیوں کے۔ اور یہ فہرستیں براہ راست حضرت امیر المومنین اید اللہ تعالیٰ کے حضور بذریعہ فہرستیں حضور کے پیش کرنے کے لئے ۳۰ نومبر تک مرکز میں پہنچا دیں۔

(۷) تراجم کی رقم ارسال کرتے وقت ہر جماعت بیمہ یا کوپن پر تشریح کرے کہ اس میں اس قدر روپیہ مردوں کا ہے۔ اور اس قدر روپیہ عورتوں کا ہے۔ اور دونوں کی فہرستیں علیحدہ علیحدہ شامل کی جائیں۔ اور حلقہ کی تشریح بھی کی جائے تا رقوم صحیح طور پر داخل ہوں۔ والسلام

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۷۷۶۷۔ منکہ عنایت بیگم زوجہ ابراہیم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات یہ ہیں:۔ ایک انام ۹ ماشہ۔ مشین کنگ بمعہ جوڑا سر یمنہ ہے۔ ۶۰/- روپیہ کا انام باقی زیورات ۱۰۰ روپیہ کے ہیں۔ باقی ۹۰/- روپے اپنے پاس سے دیئے ہیں۔ میرا مہر میرے خاوند نے مجھے ادا کردیا ہے۔ زیورات و مہر سب ملاکر ۲۵۰/- روپے بنتا ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عنایت بیگم۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا ابراہیم خاوند موصیہ۔

ع ۷۷۹۱۔ منکہ محمود احمد عارف ولد حکیم شیر محمد صاحب قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ پار تحصیل شاہدرہ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ماہ ظہور ۱۳۲۳ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد غیر منقولہ جو ہم تین بھائیوں (راقم کے علاوہ عبدالحق صاحب شاکر و نور صاحب) اور ایک ہمشیرہ کے مشترک ہے۔ حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی آٹھ گھماؤں حلقہ ذیلی ڈوگریں مالیتی بحالت موجودہ ۲۰۰۰/- روپے اس کے تقسیم ہونے پر ۲/۷ حصہ یعنی زمین ۵۵۶ روپے میرے حصہ میں آئیگی۔ اس کے علاوہ ایک مکان بمقام موضع نواں کوٹ پار میں میری ملکیت ہے۔ جس کی موجودہ قیمت ۵۰/- روپے ہے۔ یعنی کل ۶۰۶/- روپیہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ فی الحال ۶۷/- روپے ماہوار ہے۔ میں از زیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور کمی بیشی کی صورت میں دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء اس کے پابند ہوں گے۔ العبد محمود احمد عارف حوالدار کلرک ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ کاکول صوبہ سرحد۔ گواہ شد عبدالحق شاکر موصی ۴۳۳۲۔ گواہ شد محمد شفیع سلیم حوالدار کلرک کاکول۔

ع ۷۷۶۹۔ منکہ عنایت اللہ جالندھری مولوی فاضل ولد منشی امام الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالعلوم ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت سوائے میری ماہوار آمد کے کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اسوقت مجھے مبلغ ۶۹/- روپے بمعہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں ان کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد عنایت اللہ جالندھری مولوی فاضل اکاؤنٹنٹ ناصر آباد اسٹیٹ کنجیجی جے آر۔ گواہ شد عطاء الرحمن جالندھری واقف زندگی۔ گواہ شد علی احمد انسپکٹر بیت المال۔

ع ۷۷۷۰۔ منکہ عنایت بیگم زوجہ چودھری غلام نبی قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ سرگودھا ضلع شاہپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائیداد ہے۔ (۱) حق مہر جو میں وصول کرچکی ہوں۔ ۲۰۰/- روپیہ (۲) زیور جسکی موجودہ قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپیہ۔ گویا میری ملکیت موجودہ مبلغ ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ عنایت بیگم گواہ شد غلام علی ولد نتھے خاں۔ گواہ شد چودھری پیر احمد۔

ع ۷۷۶۸۔ منکہ عبدالغنی ولد اللہ رکھا قوم راجپوت بھٹی پیشہ زرگری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان کچا سکونتی جس کی اندازاً قیمت مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اور ہم دو بھائی ہیں۔ اس مکان میں دو بھائیوں کی شراکت ہے۔ اس کے نصف حصے کی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت تقریباً ۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالغنی۔ گواہ شد چودھری شیر محمد موصی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی۔

ع ۷۷۸۷۔ منکہ چودھری محمد سلطان ولد چودھری غلام دستگیر قوم جٹ کاہلواں پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۶۱ سال تاریخ بیعت ماہ اپریل ۱۹۰۷ء ساکن چک ۱۴۵/10-R ڈاکخانہ جہانیاں تحصیل خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائیداد غیر منقولہ چک ۱۴۵/10-R میں تین مربعے سالم ہیں۔ اور ۴ کنال زمین ہے۔ اور جو مکان اس چک میں ہے۔ وہ خام ہے۔ قیمت اندازاً تین صد روپے ہیں۔ موضع قادر آباد۔ ڈاکخانہ چوبارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں میری زمین قریباً ۲۵ گھماؤں اور ساری چاہی ہے۔ جائیداد منقولہ ایک گائے قیمتی ۱۲۵/- روپے صرف۔ اس سب جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس جائیداد کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد سلطان گواہ شد حکیم مولوی نظام الدین۔ گواہ شد غلام احمد ارشد مولوی فاضل دارالشکر۔

ع ۷۷۶۶۔ منکہ عمر بی بی زوجہ مہر دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ۲۰۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ جائیداد جو کہ ۲ سو مہر ہے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ عمر بی بی گواہ شد علی محمد اصحابی موصی۔ گواہ شد نشان انگوٹھا مہر دین خاوند موصیہ۔

ع ۷۷۶۴۔ منکہ عبدالرحیم خاں ولد دیارام قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء ساکن صالح نگر ڈاکخانہ کاگارول ضلع آگرہ صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت آٹھ بیگھہ موروثی زمین ہے۔ جس کی آج کل کے حساب سے ہمارے علاقہ میں مبلغ ۴۰۰/- روپیہ قیمت ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ بھی کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں نے چندہ شرط اول اور اعلان وصیت چار روپیہ ادا کردیا ہے۔ العبد نشان انگوٹھا عبدالرحیم۔ گواہ شد بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ گواہ شد مجید الرحیم ملکانہ ساکن صالح نگر۔

ع ۷۶۲۷۔ منکہ سکینہ خاتون زوجہ شیخ محمد ابراہیم علی عرفانی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت سات سو روپیہ کی ہے۔ جس میں مہر مبلغ پانچ سو روپیہ ہے۔ جس میں سے دو صد روپیہ میں وصول کرچکی ہوں۔ باقی تین صد روپیہ مہر میرے شوہر کے ذمہ اور مبلغ تین صد روپیہ کے کپڑے و دیگر برتن وغیرہ ہیں۔ جملہ چھ سو روپیہ ہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور میرے پاس کوئی نہیں۔ جو تھا وہ میں نے اپنے لڑکے کی شادی پر اپنی بہو کو دے دیا ہے۔ العبد سکینہ خاتون۔ گواہ شد محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد منیر احمد دارالعلوم۔

ع ۷۵۷۸۔ منکہ ملک محمد بخش ولد خیر الدین صاحب قوم تیلی پیشہ کولھو چلانا عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کلیان پور چک ۲۴۳ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پنجاب ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ بھینس قیمتی -/۴۰ روپے۔ گوطھو قیمتی -/۵۰ روپے۔ ٹھیکہ کی رقم -/۱۶۰ روپے۔ توریا قیمتی -/۲۰ روپے۔ مکان دو خام -/۱۰۰ روپے۔ کل -/۳۷۰ روپے۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد ملک محمد بخش۔ گواہ شد فتح محمد ولد شرف الدین گواہ شد سکندر علی مہاجر ساکن بھینی بانگر۔

۷۶۹۴ع منکہ مولا بخش ولد حاکم علی خاں قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن سیکھواں ڈاکخانہ ڈیری والا ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ۲ کنال زمین برساتی ہے۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ -/۱۲۰ ہے۔ مگر وہ بھی اس وقت گرو -/۴۰ روپے میں رکھی ہوئی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت سر دست روزگار یہ ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ چہارم حصہ پر کاشت کرتا ہوں۔ تو اس حصہ کی جو آمدن چہارم حصہ کی ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ ایک مکان کی جگہ ۲ ۱/۲ مرلہ ہے۔ قیمتی -/۵۰ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ انجمن کا ہوگا۔ العبد مولا بخش موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مہر شاہ محمد سیکھواں۔ گواہ شد مہر شرف دین گواہ شد نواب دین سقہ۔

۷۶۰۶ع منکہ برکت بی بی زوجہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب احمدی قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ نشین عمر تقریباً ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن نوشہرہ ککے زئیاں حال وارد قلعہ صوبا سنگھ۔ ڈاکخانہ ایضاً ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ نہم جولائی ۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو میرے قبضہ میں ہے۔ حسب ذیل ہے (۱) دو عدد چوڑیاں طلائی جن کا وزن قریباً ۵ تولہ ہے۔ اور مرکیاں طلائی وزنی ۱/۲ تولہ۔ کل وزن ۵ ۱/۲ تولہ ہے۔ جس کی قیمت موجودہ شرح مبلغ -/۷۸ روپے کے حساب سے -/۴۲۶ روپے ہے۔ (۲) نقد مبلغ -/۱۳۰ روپے (۳) ایک مشین سلائی کی ہے۔ جو مبلغ -/۶۵ روپیہ میں خریدی تھی۔ (۴) دیگر پارچات برتن و دیگر سامان خانگی جنکی قیمت اندازاً -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میزان کل جو اس وقت میری جائیداد میرے قبضہ میں ہے -/۷۲۱ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور آئندہ جو جائیداد پیدا ہوگی۔ اسکی نسبت بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات پر اگر اس جائیداد کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا برکت بی بی۔ گواہ شد محمد عبد اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد رحمت اللہ پسر موصیہ۔

ایک بار
صرف ایک بار اوگلول استعمال کرکے آپ ہمیشہ کے لئے اس کے مداح ہو جائیں گے۔ ایک دفعہ ضرور آزمایئے۔ فی شیشی یکصد ٹکیہ دو روپے
دی تھری برادرز قادیان

اردو تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں	۱—۰—۰
اسلامی اصول کی فلاسفی	۰—۸—۰
ملفوظات امام زماں	۰—۴—۰
ہر انسان کو ایک پیغام	۰—۴—۰
نماز مترجم	۰—۳—۰
نماز مترجم باتصویر	۰—۴—۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	۰—۳—۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	۰—۲—۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپیہ انعام	۰—۲—۰
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	۰—۱—۰
	۳—۸—۰

جملہ دس کتابوں کے سٹ کی قیمت ۲—۸—۰ معہ محصول ڈاک
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

مگر یہ جب چاہتی ہیں ٹھیک اٹھا پاتی ہیں — وہ بھی مگر کوئی چیز نہ۔

مکھیوں کا سرمایہ شہد

چیونٹیوں کا سرمایہ دانے

آپ کی تمام پونجی پر ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی اضافہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ

آپ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیں

۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۰۰ روپے پر فروخت ہوتے ہیں اور تین سال بعد آپ جب چاہیں انہیں بھنا کر اس رقم مع جمع شدہ منافع کے حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ ایک روپیہ، ۸ آنے یا ۴ آنے کے سیونگز سٹامپ خرید کر شہد کی مکھیوں کی طرح تھوڑا تھوڑا جمع کرتے جائیں اور پھر ان سٹامپ پاکٹوں کے بدلے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس حاصل کر لیں۔

یہ سرٹیفکیٹ اور سٹامپ دونوں حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹوں یا "سیونگز بیورو" یا ڈاکخانے سے آسانی سے مل سکتے ہیں

★ شہد کی مکھیوں سے بچانے کا سبق سیکھئے!

1227

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وی پی ارسال کر دئے گئے ہیں۔ احباب سے ہو نہ ہو دوبارہ درخواست ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ حکومت یوگوسلاویہ کے افسر اپنے وزیراعظم کی تلاش میں مصروف ہیں۔ جو چار ہفتے پہلے لنڈن سے خیریت سے بلگریڈ پہنچ گئے تھے۔ اور انہوں نے مارشل ٹیٹو اور مارشل سٹالن کے نمائندوں سے مذاکرہ بھی کیا تھا۔ اس کے بعد ان کے متعلق کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ چونکہ بلگریڈ اور لنڈن کے درمیان تار یا ٹیلیفون کا کوئی باقاعدہ سلسلہ موجود نہیں۔ اس لئے یوگوسلاویہ کے حلقے کئی دن سے ان سے بات چیت کرنے یا ان کا پتہ معلوم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ وزارت خارجہ کو بھی ان کی کوئی اطلاع نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ عازم ماسکو ہوچکے ہوں۔ مگر یہ سب کچھ قیاس آرائیوں سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ کل ہاؤس آف کامنز میں بیان کیا گیا کہ آرچ ڈیوک اٹو پرتگال پہنچ گئے ہیں۔ اس سے غلط طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ وسطی یورپ میں پھر ہاپس برگ خاندان کی حکومت قائم کی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت امریکہ ۱۹۴۳ء کے معاہدہ ماسکو پر قائم ہیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ آسٹریا میں ہاپس برگ خاندان کی دوبارہ حکومت قائم کرنے کے لئے امداد دیں گی۔

واشنگٹن ۱۷؍نومبر۔ امریکہ کا ایک مشن بہار کے کوئلے کی کانوں کے لئے بھیجا جانے والا ہے۔ جو بہار کی کوئلے کی صنعت کو ترقی دے گا۔ یہ مشن ایسی نئی مشینری سے کام لے گا کہ ابھی تک ہندوستان کی کانیں اس سے ناآشنا ہیں۔ مشن مسٹر ڈینیل نیاگ کی قیادت میں ہندوستان جائے گا۔ جو نیویارک کی ایک بہت بڑی کمپنی کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ یہ وہی کمپنی ہے جس نے جزائر غرب الہند کا مشہور و معروف بند تیار کیا تھا۔ اس مشن کے ۱۵ ممبر ہوں گے۔ لیکن ابھی تک صرف ۵ ممبر بہار پہنچے ہیں۔ مشن آئندہ سال کے آخر تک ہندوستان میں رہے گا۔ مشن کا سارا خرچ حکومت ہند برداشت کرے گی۔

برسلز ۱۷؍نومبر۔ بلجیم کے تین وزیروں نے استعفا دے دیا ہے۔ ان میں سے ۲ کمیونسٹ ہیں۔ استعفے کی وجہ یہ ہے کہ پیارلو گورنمنٹ سے ان کا اختلاف پیدا ہوگیا ہے۔ یہ اختلاف بیکاری، خوراک اور جرمنوں سے تعاون کرنے والے اشخاص کو سزا دینے کے امور سے تعلق رکھتا ہے۔

قاہرہ ۱۷؍نومبر۔ سمندر کے راستے ۱۵ ہزار حاجی حجاز پہنچ گئے ہیں۔ ان میں سے ۱۹۰۰ ہندوستان سے آئے ہیں۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ بوڈاپیسٹ کے متعلق اطلاعات ظاہر کرتی ہیں کہ روسی فوج مشرق کی طرف اس شہر سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ آج جرمنوں نے اعلان کیا ہے کہ اس شہر کو کسی صورت میں کھلا شہر قرار نہیں دیا جائے گا۔

لاہور ۱۷؍نومبر۔ حکومت پنجاب صوبے کے غیر آباد شدہ علاقے کو حکومت ہند کے پاس بیچ رہی ہے تاکہ جنگ کے بعد وہاں سپاہیوں کو بسایا جاسکے۔ اس علاقہ کا رقبہ ایک لاکھ ایکڑ ہے۔ اس سلسلے میں حکومت ہند اور حکومت پنجاب میں خط و کتابت ہورہی ہے۔

نئی دہلی ۱۷؍نومبر۔ ۱۱؍نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۵۲ ہزار ٹن گندم دوسرے ملکوں سے ہندوستان پہنچی۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ حکومت سویڈن نے ملک سے جرمن ایجنٹوں کو نکال دیا ہے اور ان پر الزام لگایا ہے کہ وہ جرمن خفیہ پولیس سے تعلق رکھتے ہیں۔

چنکنگ ۱۷؍نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا نامہ نگار چین سے رقمطراز ہے کہ ونگسی میں جاپانی فوجیں جن کی تعداد تین لاکھ ہے۔ چین کو دو حصوں میں کاٹ دینے کے لئے آگے بڑھ رہی ہے۔ وہ کوئیلن۔ لیچو اور ننینگ پر قبضہ کر کے خشکی کے ذریعے رسل و رسائل کا راستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ بکتر بند کاروں، ہوائی جہازوں اور توپخانہ کا زبردست حملہ کر کے وہ کوانگسی کے صدر مقام کوئیلن میں داخل ہوگئے ہیں۔ چینی فوج سخت مزاحمت کے باوجود میدان کھو رہی ہے۔ اس شہر اور چنکنگ کے درمیان رسل و رسائل کا سلسلہ کٹ چکا ہے۔ دوسرے جاپانی دستے کوئیلن کے پاس سے گزر کر لیچو کے مضافات تک پہنچ گئے ہیں اور لیچو کا ہوائی اڈہ چینیوں نے خالی کر دیا ہے۔ جاپانی پیشقدمی کا دوسرا مقصد ننینگ تک پہنچنا ہے۔ اور اب وہ چیکیانگ تک پہنچ گئے ہیں۔ جو ننینگ کے شمال میں دس میل پر واقع ہے۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ اخبار ڈیلی ہیرلڈ میں مسٹر ولیم فرلینڈر کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ ہٹلر گورنگ کے ہمراہ جاپان روانہ ہوگیا ہے جہاں وہ شہنشاہ جاپان سے ملاقات کرے گا۔ مسٹر ولیم فرلینڈر کو جرمن امور میں کامل واقفیت حاصل ہے۔ خط میں مزید لکھا ہے کہ ہٹلر محوری ممالک کے مفاد کے لئے چین کی نانکنگ گورنمنٹ کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریگا۔ یہ اغلب ہے کہ ہٹلر آبدوز کشتی کے ذریعہ جاپان روانہ ہوا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ منطقہ شمالی میں سے ہوائی جہاز کے ذریعہ روانہ ہوا ہو۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ ہالینڈ سے سوئٹزرلینڈ کی سرحد تک چار سو میل لمبے محاذ پر چھ اتحادی فوجیں مصروف پیکار ہیں۔ اور کچھ آگے بڑھ گئی ہیں۔ اس محاذ کے شمالی سرے پر برطانی فوج نے دریائے ماس کے مغربی کنارے پر دشمن کا صفایا کر دیا ہے۔ پہلی اور نویں امریکن فوج خاص جرمنی میں آخن کے علاقہ میں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ دشمن یہاں معمولی مقابلہ کر رہے ہیں۔ مشرقی فرانس میں میٹز کے محاذ پر اتحادی فوج نے دشمن کے گرد اپنا گھیرا اور تنگ کر لیا ہے اور تین مزید مقامات اس سے آزاد کرالئے ہیں۔ ہنگری میں بوڈاپیسٹ سے چالیس میل کے فاصلہ پر ایک اہم ریلوے جنکشن دشمن سے چھین لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ اٹلی میں آٹھویں فوج نے دریائے رنیکو کے کنارے اوڈنیا کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ دشمن نے اس علاقے کو پانی سے بھر دیا ہے۔ اسلئے آٹھویں فوج کو پیشقدمی میں دقت پیش آرہی ہے۔

واشنگٹن ۱۷؍نومبر۔ گزشتہ چہارشنبہ کو جو امریکن دستے ماپن کے جزیرہ پر اترے تھے۔ وہ میگن کے جزیرہ پر قابض ہوچکے ہیں۔ جو اس مجمع الجزائر کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ کل ایک اور جزیرہ پر امریکن فوجیں اتر گئیں جزیرے لیٹے میں دشمن کے گرد امریکن فوج کا گھیرا اور تنگ کیا گیا ہے۔ امریکن دور مار توپیں دشمن پر سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔ جزیرہ کی وسطی پہاڑیوں میں امریکن دستوں نے مضبوطی سے قدم جمالئے ہیں۔

لنڈن ۱۷؍نومبر۔ ہاؤس آف کامنز میں وزیر جنگ نے بتایا کہ برما سیام اور ڈچ ایسٹ انڈیز میں اتحادی جنگی قیدیوں کے ساتھ جاپانیوں کا سلوک انٹرنیشنل قواعد کے مطابق نہیں۔ وہ ان سے برما اور سیام میں ریلیں بچھانے کا کام لیتے ہیں۔ جہاں قیدیوں کو نامساعد حالات میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اور ان میں سے بیس فی صدی مر جاتے ہیں۔

کانڈی ۱۷؍نومبر۔ بھامو کے مشرق میں بڑھتے ہوئے چینی فوج شہر کے مغرب میں ایراودی تک جا پہنچی ہے۔ گویا دشمن کے لئے جنوب کی طرف بھاگ نکلنے کا رستہ بھی اس نے کاٹ دیا ہے۔

حب جواہرہ عنبری

یا

محافظ شباب گولیاں

یہ گولیاں نہایت ہی مقوی دل و دماغ اور صحیح معنوں میں محافظ شباب ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ بلکہ درد سر کے مریض سستی کا شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو "سرمہ ممیرا خاص" کا استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ چار روپے چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲؍ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

مقبول عام ۔ عالم شہرت ۔ خوش گوار

حسن نکھار

چہرہ کے داغوں۔ کیل چھائیوں۔ چھاسوں کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ آپ تین دن کے بعد ہی محسوس کریں گے کہ چہرہ کی رنگت اور تازگی میں کئی گنا فرق پیدا ہوگیا ہے۔ فی شیشی عہ

ڈسٹری بیوٹرز:۔ افضل برادرز قادیان

ویدک اینڈ یونانی فارمیسی جالندھر کنیٹ